

بی بی جی زنایوں کے پچھلے ساک نہیں ہونے چاہئیں..... پچھلے ساک بڑا کپت
منظور: ڈالتے ہیں۔

آپ: اچھا چپ کرو (آواز دے کر) گئیں..... گئیں!

آپ: اگر اجازت ہو تو عرض کروں؟

منظور:

آپ: ہاں بتاؤ!

آپ: گئیں بی بی پلاسٹک کے کلپ لگا کر ہکھ ڈوریے کی چینی سر پر کر کے، نویں قصوری
منظور: جتی پیروں میں اڑنے کے وٹوٹیں کھالیوں کھالی، پہلو پہلی گئی ہے۔
کہ ہر گئی ہے گئیں؟

آپ: لوگی اب سارے جہاں کی حاضری منظور نے تھوڑی لینی ہے! اپنی اپنی مرضی کرن
منظور: دوسرا کو..... خیر سے سب بانخ ہیں..... دوٹ دینے کے قابل ہیں، اماجی سمیت۔

آپ: جادفعہ ہو جامیری نظر وہ سے۔

آپ: کتنی دیر کے لئے؟

آپ: ہمیشہ کے لئے!

آپ: پچھے پائو گے بھوری جو کو..... نالے گوتا و کرتو گے آپی؟

آپ: دفعہ ہو جافورا!

آپ: اچھا جی..... تو، اس قدر او کھے کیوں ہو رئے ہو.....!
منظور: (جانے لگتا ہے، آپ لاٹیں کی حق اونچی کرتی ہے، پھر آواز دیتی ہے۔

آپ: منظور!

آپ: (واپس آتا ہے۔ راستے میں دونوں تالیوں سے مچھر مارتا ہے) جی..... فرمائیے!

آپ: میاں جی کو دیکھا ہے؟

آپ: دیکھا ہے لیکن بتانا نہیں ہے، چاہے آپ میری چجزی اتار دیں۔

آپ: کہاں ہیں؟

آپ: منظور: ثوب ویل پر..... اب آگے میں نہیں بتاؤں گا۔

آپ: کیا کبر ہے ہیں وہاں اتنی رات گئے؟

منظور: مونج میلا..... دل لگی..... بھی مذاق..... جو مرد ذاتوں کا کام ہے۔ زیادہ منز
پوچھیں، میں اپنی جان کی قسم کھا کر آیا ہوں میاں جی کے ساتھ۔

آپا: بتاؤ کون تھا وہاں..... کون کون تھا؟

منظور: لمبردار..... پٹواری..... فقیر محمد..... فقیر محمد کی سوانی..... بیگو..... عائشہ! انور پر
پک رئے تھے پر اٹھے..... تیتر بھونے جا رہے تھے۔ آپ کے میاں جی نہ رہے
تھے۔

آپا: اس وقت؟

منظور: بادشاہو، کیوں اس وقت کیوں پر اٹھے نہیں پک سکتے! کوئی گھی مانگنے جانا ہے کسی
سے کہ آٹا ختم ہو جاتا ہے ہم لوگوں کی طرح ہر دوسرے دن۔
(اس وقت ابا اندر داخل ہوتا ہے۔ آپا کے اندر جو غصہ اس وقت تک جمع ہو رہا تھا، آپ پر
لکھتا ہے۔)

آپا: ابا جی!

ابا: (جھینپو سا ہو کر) جی!

آپا: کہاں گئے تھے آپ؟

ابا: (گھبرا کر) کہیں نہیں، شیشن پر گیا تھا بیٹی۔

آپا: شیشن پر آپ کی کونسی سواری آرہی تھی؟

ابا: میرا خیال تھا کہ..... کہ شاید کوئی سواری آرہی ہو اور..... اور اسے گھر کا راستہ نہ ملے۔

آپا: (منظور سے) چل کیا کھڑا کیکھ رہا ہے..... وفع ہو جا! (منظور جاتا ہے۔)

اس روز دینا چمدار آپ کو نہر کی پلی سے پکڑ کر لایا، آج آپ شیش روانہ ہو گئے۔ کس

نے آپ کو یہ عقل دی تھی..... کس نے آپ کو یہ حکمت سکھائی تھی؟

بابا: (الجاجت سے) بس..... کسی نے تھیں راشدہ۔ کبھی کبھی یہ دل بھی اللہ کھوپڑی کا

بن جاتا ہے..... سنتا نہیں کسی کی۔

آپ کیوں اس کا انتظار کرتے ہیں؟ ستارہ کی شادی ہو گئی ہے، اب وہ ہماری کیا لگتی

ہے..... کیا رشتہ ہے اس کا ہم سے!

تم لوگوں کی شاید کچھ بھی نہیں لگتی لیکن..... اس دنیا میں شاید آدمی اسی کا رشتہ دار ہوتا ہے جس کو وہ یاد کرے، کرتا ہے، کرتا ہی چلا جائے!
 (دکھ سے رو کر) پہلے کونے سکھ ملے ہیں ہمیں جھوٹی بھر کر جو آپ اس میں یہ الجھنیں پیدا کر دیتے ہیں۔ اباجی! شادی کے بعد تو دنیا جہاں کے نقش دیے ہی نکل آتے ہیں عورت میں، پھر آپ سمجھتے کیوں نہیں! جب آپ جیسے مہربان اور.....
 اور مشکلات پیدا کرتے ہیں تو.....

تو مت رو راشدہ..... اب میں شیش پر نہیں جاؤں گا۔

جس شکل کو دیکھ کر سرال والے لڑکی بیاہ کر لے جاتے ہیں اباجی، پہلے اسی شکل میں سو نقش نکلتے ہیں..... پھر اندر باہر کوئی نا انکہ ایسا نہیں ہوتا جو ادھر نہ جائے..... کوئی سلاسلی ترپائی میکے گھر کی باقی نہیں رہتی۔ کپڑا ایسا جاتا ہے سرال والوں کی مرضی کا۔

دیکھ ستارہ مت رو۔

آپ ستارہ کو کب بھولیں گے اباجی؟

بے وقوف، اسے یاد کرنے والے کتنے ہوں گے اس دنیا میں..... ایک نہیں تو دو۔
 ایسے لوگوں کو کوئی یاد نہیں کیا کرتا..... ان کی چجزی کسی کو پیاری نہیں ہوتی.....
 ان کا کام پیارا ہوتا ہے سب کو۔

کٹ

سین 10 آؤٹ ڈور دن

(سکندر ذرا فاصلے پر سے سمندر میں ایک پتھر چینتا ہے۔ عاشی اس وقت لمبی کرسی میں شیم دراز تھے ہوئے prawns کھا رہی ہے۔ وہ انٹھ کر سکندر کے پاس آتی ہے۔
 سکندر نے اس وقت a trunk پہن رکھے ہے، جیسے وہ تیر کرا بھی باہر نکلا ہو۔)
 (پاس آگر) کوئی یاد آ رہا ہے؟

عاشی:

- سکندر: کون؟
عاشی: کوئی!
- سکندر: (زہر خند کے ساتھ) میں اگر یاد کرنے والوں میں سے ہوتا تو یہاں بھی نہ آتا۔
عاشی: پھر..... یہ کیسی ادای ہے؟
سکندر: ہر انسان کو خوش رہنے کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا اداس رہنے کا!
عاشی: آتا گئے ہو؟
سکندر: ابھی نہیں!
عاشی: پھر..... پھر کیا ہے؟..... guilt
سکندر: میں نے آج تک guilt سے کبھی suffer نہیں کیا..... جو کچھ ہو جاتا ہے، ہو چکا ہے اسے guilt اور بھی مکروہ بنا دیتی ہے۔
- عاشی: تم نے پھر کیا سوچا ہے؟
سکندر: کس بارے میں؟
عاشی: لا ہو رجا کر ہم کیسے رہیں گے..... یہ سارا مسئلہ کیسے حل ہو گا؟
سکندر: عاشی! ہر انسان جیسے رہنا چاہتا ہے ویسے رہ نہیں سکتا کیونکہ ایک کائناتی تبدیلی ہمیشہ اس کے نقش قدم پر ابھرتی رہتی ہے جیسے موسم بدلتے رہتے ہیں..... ہر چیز بدلتی ہے..... عمر، جذبات..... حالات، سب کچھ۔ ہم ہمیشہ جوان رہنا چاہتے ہیں، ہمیشہ محبت کرنا چاہتے ہیں، لیکن ایسے ہو نہیں سکتا۔
- عاشی: تم کو مجھ سے محبت نہیں رہی سکندر!
سکندر: (عاشی کے بالوں پر ہاتھ پھیر کر ایسے کہ اس کا ہمیشہ شائل خراب ہو جاتا ہے) یہ ہماری ڈیوٹی کیوں ہے کہ ہم ہر وقت اپنی محبت کا یقین دلاتے ہیں، تم لوگوں کو..... محبت گانے کی Retake کیوں بن جاتی ہے؟
- عاشی: ہمیں ڈر جو لگا رہتا ہے!
سکندر: تم لوگوں کو بھی ہم سے ڈر نہیں لگتا، تمہیں بھی صرف تبدیلی سے ڈر لگتا ہے۔ تم جانتی ہو کہ سب کچھ..... کائنات کا ہر ذرہ ہر لمحے، ہر وقت تبدیل ہوتا رہتا

ہے..... ایسے (ایسے پلیٹ انھا کرپانی کی سطح پر پھینکتا ہے) پانی کی سطح کی طرح ابھی ساکت ہے اور ابھی کانپتا ہوا۔ خوف سے لرزتا ہوا (کیمرہ اس کے ہاتھ کے ساتھ ہی سٹھمنڈر پر جاتا ہے اور پلیٹ کی وجہ سے یکدم پانی میں رزابہت پیدا ہوتی ہے۔)

کٹ

میں 11 آوٹ ڈور دن

(جس موڑ پر پہلی قط میں ستارہ اور سکندر ملے تھے، اس موڑ سے دیکھتے ہیں کہ نہر کے کنارے ستارہ بیٹھی ہے۔ پچھلے میں میں جب پانی کی سطح پر پلیٹ گرتی ہے تو ڈالو کر کے وہ کاغذ کی کشٹی میں بدلت جاتی ہے۔ آہستہ آہستہ دکھاتے ہیں کہ ستارہ نہر کنارے بیٹھی ہے اور کاغذ کی کشٹی بنا رہی ہے۔ پھر وہ اس کشٹی کو بھی پانی میں بہار دیتی ہے۔)

کٹ

میں 12 آوٹ ڈور دن

(سطح آپ پر کاغذ کی کئی کشٹیاں جا رہی ہیں۔ آہستہ آہستہ پہلے ایک ڈوٹی ہے، پھر دوسری، پھر تیسرا..... ساری کشٹیاں ڈوٹی چلی جاتی ہیں۔ ستارہ پر کیمرہ آتا ہے۔ وہ آنکھیں بند کرتی ہے۔ جلدی سے اٹھتی ہے، پل پر پہنچتی ہے۔ یہاں اس کی کارکھڑی ہے۔ کار میں بیٹھ کر کار چلاتی ہے۔)

کٹ

میں 13 آوٹ ڈور دن

(پورچ میں ستارہ کی کار آکر کھڑی ہوتی ہے۔ کار میں ڈرائیور کی ساتھ والی سیٹ پر سے

ماہر لطیف اتر کر برآمدے میں آتا ہے اور سینھی بجا تا ہے۔ ایک ملازم اندر سے آتا ہے۔

ملازم:	جی فرماؤ!
لطیف:	سینھ صاحب اندر ہیں؟
ملازم:	کون سینھ صاحب؟
لطیف:	سینھ عنایت!
ملازم:	کیا کام ہے؟
لطیف:	چن میرے پہلے یہ تو بتا کہ اندر ہیں کہ نہیں؟
ملازم:	ہوں یانہ ہوں، سینھ صاحب کا حکم ہے..... کام تباو پہلے۔
لطیف:	تم ان سے کہو ستارہ بی بی آئی ہیں۔
ملازم:	کون ستارہ بی بی؟ اس نام کی کوئی ایکٹر لیں ان کی قلم میں کام نہیں کرتی۔
لطیف:	اللہ ایمان دے تجھے، جا اندر بتا تو کہی۔ ہم سینھ صاحب کے پاس آئے ہیں، تھانے تو نہیں آئے بھائی میرے۔ جاشابا ش! (ملازم اندر جاتا ہے)

کٹ

سین 14 ان ڈور دن

(سینھ صاحب کا سٹوڈیو ناپ ڈرائیکٹ روم۔ میمن بوہروں والے لب و لبجھ میں سینھ بولتا ہے۔ لطیف اور ستارہ گم میں ہیں۔ سینھ محبت سے چائے بن رہا ہے۔)

سینھ:	اڑے اتنا نام کیا تم نے ستارہ بی بی..... خدار رسول کی قسم ہم نے بولا سکندر کو کہ جو
جراء آدمی کا بچہ ہے تو ایسا یوں کاپاؤں دھو دھو پیو..... کھڑی کھیتی حوالے کر دی	
تمہارا جگر و نے تمہارے نام..... گریٹ عورت گریٹ!	
لطیف:	ہاں ہاں سینھ صاحب، سکندر صاحب کی لاڑی نکل آئی یوں سمجھئے..... قسمت بنا گئی ان کی۔

ڈربی نکل آیا ذری..... ایسا مالدار مشہور بی بی ملا اور پھر کام چھوڑ دیا میدان اس کے حق میں کر کے۔ اللہ! اللہ! اللہ! ہم اپنی بیگم کے ساتھ روح روح تمہاری مثال دیو رہیں۔ یہ جو ہماری برادری کی عورت ذات ہیں ناں، ان کو اپنے باپ کے پیے کا بہت گھمنڈ چڑھا ہو وے..... ناک ماتھے پر رکھے سب عورت۔
(ستارہ لطیف کو اشارہ کرتی ہے کہ تم سکندر کے بارے میں پوچھو۔)

وہ جی سیٹھ صاحب..... طیف:

کھاؤ کھاؤ..... کپوڑیاں سب گھر کا بنا ہے، کھاؤ..... جب ہم نے کام شروع کیا ناں تو اپنے سر کے ساتھ..... سر ہمارا شریف آدمی، تین حج کیا..... سامان کا کار و بار اس کا کماڑی پر منہ میں جبان نہیں..... اب ہم ایک دم unloading novice، نیا آدمی..... لیکن خاندانی دماغ بھی اچھا ہمارا..... کھاؤ، کیلا لو..... سندھ کا کیلا ہے۔ لو ستارہ بی بی..... بہت میٹھا ہے۔
وہ جی ایک بات کرنی تھی!

ستارہ: کار و باری با تین تو چھوڑ و بابا..... ہم سکندر کو سارا money دیا تمہاری کھاتر..... سیٹھ: ہمارے جنمے اس کا پائی نہیں۔ (آنکھ مار کر) وہ سکی شراب مفت!
(ستارہ اور طیف با معنی انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔)

طیف: سیٹھ صاحب! ایک بات تھی چھوٹی سی..... اللہ آپ کو ایمان دے!
سیٹھ: (ہنس کر) بات کریں گا، کریں گا..... کریں گا کیوں نہیں۔ ہم تو سارا دن بات ہی کریں گا بابا۔ تم ہمارا بی بی کو جرور مل کر جانا ہے ستارہ..... صبح و شام ہمارے ساتھ ایک ہی متحا پھوڑی۔ بس..... بولے تو کیا بولے کہ ہمارے ابا کے گھر میں چاندی کے بانس تھے۔ تھے..... میں نے ان آنکھوں سے دیکھے گناہ گار آنکھوں سے..... چاندی کے اگلان رکھے تھے، ہر کمرے میں..... تھوکنا ہے، چاندی کا اگلان ہو یا پیتل کا ہو..... ایسا بھیں کادماغ ہے، مانتی نہیں کہ ہم اس کا باپ سے بھی امیر ہے۔ ہم دس چاندی کے اگلان خریدیں یا خیرات کر دیں خرید کر..... پانچ پانچ فلموں میں ہمارا ایڈ و اس لگا ہے۔

ستارہ: سیٹھ صاحب! اسکندر صاحب کراچی سے کب واپس آ رہے ہیں؟

سیٹھ: مجھ کو بولا تین دن میں آئے گا..... بد معاشر آج سات دن نکلا، فون تک نہیں پہلے اٹھی کھوپڑی کا آدمی ادھر سے فون کرتا ہے، کراچی سے..... میں بیمار پڑ گیا ہیو صاحب۔ حرامی ہے، حرامی..... بیمار شمار کچھ نہیں، جوان ہے۔ کیوں، بیمار ہے کیا؟ (نظریں جھکا کر) جی نہیں، بیمار تو نہیں ہے۔

ستارہ: یہ جو تم لوگ پنجاب میں ہے نال، ادھر مرد جوان ہوتا ہے..... عورتوں کے پیچے بھاگتا ہے..... پیسہ کو آگ لگاتا ہے..... شادی کرتا ہے..... طلاق دیتا ہے..... جوا کھیلتا ہے..... ریس پر جاتا ہے۔ ہمارا نسل میں مرد جوان نہیں ہوتا..... پہلے اڑا ہوتا ہے، فور انور اندا قسم بڈھا ہو جاتا ہے۔

لطیف: بات یہ ہے سیٹھ صاحب کہ اگر آپ کو پتہ ہو کہ وہ وہاں کس ہو ٹل میں ہے تو۔

سیٹھ: (ہستا ہے) ارے غچہ دیا کھلا..... شینگا دکھا دیا! ارے ادھر کا مرد کھوب الوہا ہے..... ہمارا جانی جات تو خدا کھر کیسا ہے! اپنے باپ کی قبر سے باندھ کر رکھا ہے..... آدمی ہے، کھوب آدمی!

(ہستا چلا جاتا ہے۔ کسرہ اس پر آتا ہے۔ لطیف اور ستارہ جیران بیٹھے ہیں۔)

کٹ

سین 15 آؤٹ ڈور دن

(ستارہ اور لطیف شاہ جمال کے مزار پر۔ ستارہ نے سر پر سفید چادر لے رکھی ہے اور "بہت پریشان حال ہے۔ لطیف اور وہ دونوں جوتیاں پکڑاتے ہیں۔ کسرے کو سیر ہیوں ہے اور کھا جاتا ہے۔ دونوں سیر ہیاں چڑھتے ہیں۔)

کٹ

سین 16 آوٹ ڈور دن

(عورتوں والی سائیڈ پر مزار کے ساتھ لگ کر ستارہ بیٹھی ہے۔ دعا کیلئے ہاتھ اٹھے ہیں ساتھ آنسو گر رہے ہیں۔ اس پر سپرا مپوز کبجے: دھماں، بڑے ڈھول کی آواز۔)

کٹ

سین 17 ان ڈور شام کا وقت

(ستارہ بیٹھی قرآن پڑھ رہی ہے۔ فون کی گھنٹی بھتی ہے۔ وہ جلدی سے قرآن بند کر کے فون کی طرف بھاگتی ہے۔ اب بولنے کی آواز نہیں آتی لیکن ستارہ کے expressions ظاہر کرتے ہیں کہ جیسے وہ سکندر کے فون کا انتظار کر رہی تھی اور ماہیوس ہو گئی ہے۔ اب کچھ دریوں فون پر تیز تیز باقیں کرتی ہے۔)

کٹ

سین 18 آوٹ ڈور دن

"جہاز کو بیگ گراؤنڈ میں رکھ کر کار میں عاشی اور سکندر چاہ رہے ہیں۔)

کٹ

سین 19 آوٹ ڈور دن

Ship) کے مختلف حصوں میں عاشی اور سکندر۔ اس پر وہی ڈھول کی آواز سپرا مپوز کبجے جو مزار پر نگر رہی تھی۔)

کٹ

میں 20 انڈور دن

(ایک بڑھی خزانہ نائیکہ اپنے سنتے قسم کے ڈرائینگ روم میں بیٹھی ہے۔ یہ عاشی کی ماں ہے۔ پاس ہی ستارہ اور لطیف بیٹھے ہیں۔)

نائیکہ: ٹھیک بابا، ٹھیک..... میں عاشی کی ماں ہو لیکن بی بی میں عاشی نہیں ہوں۔ جو بات آپ کو کرنی ہو، آپ عاشی سے کریں۔

ستارہ: میں تو ایک منت لے کر آپ کے پاس آئی تھی (آنکھوں کو رومال سے پونچھ کر ماں سمجھ کر!)

نائیکہ: بی بی ہمیں کون ماں سمجھتا ہے! آپ ان آنسوؤں کو خواہ منواہ بر باد نہ کریں۔ آجائیں گے سکندر صاحب، اگر ان کو آنا ہو!

لطیف: ستارہ آپا! بہت پریشان ہیں۔ چار دن سے انہوں نے کچھ نہیں کھایا۔ خدا قسم ہے۔ ترس آتا ہے۔

نائیکہ: ہاں تجھ کو تو ترس آنا ہوا..... خوابے کا گواہ ڈڑھو!

ستارہ: جی مجھے کوئی کسی سے جھگڑا نہیں کرنا، کسی سے شکایت نہیں کرنی..... میں تو (اتھ جوڑ کر) بڑی مسکین ہوں۔ خدا جانتا ہے پہلے ہی میرے ساتھ انہوں نہیں کیا۔ میں بہت سکینڈل وابستہ ہو چکے ہیں۔ شاید..... اس بار اگر کچھ ہو گیا تو میں اس کی تاب نہ لاسکوں گی۔ آپ یقین کریں میرا گھر بار، بک بلنس، رشنہ دار، لگ ساک کوئی نہیں ہے۔ میرے پاس اپنا کچھ نہیں، اللہ اور رسول کے سوائے۔

(نائیکہ کو اب ترس آ جاتا ہے۔ وہ انھ کر ستارہ کے سر پر ہاتھ پھیرتی ہے۔ یہاں وہ مکمل ایک ماں کی شکل ہے۔ ستارہ اس کے سینے پر سر رکھ کر رونے لگتی ہے۔)

لطیف: ستارہ بی بی..... میڈم جی..... بی بی..... اللہ کار ساز ہے!

نائیکہ: (محبت کے ساتھ اسے دلا سہ دیتے ہوئے) جس کے پاس اللہ اور رسول کا نام ہے۔ اسے اور کیا چاہیے بیٹے..... ہم نے باری عمران ہی کے سہارے کاٹ دی۔

لطیف: (نائیکہ کو زم پا کر بہت منت کے ساتھ) یہ دل کی بہت اچھی ہیں بی بی جی۔ نہما۔

تم اگر آپ ان کی مدد کریں گی تو یہ ساری عمر آپ کا احسان نہیں بھلا کیں گی.....
ن کی طبیعت ہی ایسی ہے۔ مجھے میرے پچوں کی قسم ہے بی بی جی، میں جھوٹ نہیں
بول رہا۔

دیکھو بھائی میرے..... جب تک وہ میرے قابو میں تھی، اور بات تھی۔ میں تو خود
ساری عمر میڈم کے گانے کی عاشق رہی ہوں۔ ان کی سفارش تو میں خود آپ
ہوں۔ پر کیا کروں، وہ ہو گئی ہے ایکٹر لیں۔ اب وہ اپنا پروگرام خود بناتی ہے، مجھے
تحوڑی پوچھتی ہے۔ اب وہ مکمل طور پر آزاد ہے۔

آپ کو تو پہنچہ ہو گا وہ کس ہو ٹل میں ہیں؟ خدا کے لئے مجھے صرف ہو ٹل کا پہنچہ بتا
دیں آپ۔

دیکھ میرے بیٹے، میرا تجربہ زیادہ ہے۔ اگر تو میری بات مانے تو کبھی مرد کے چھپے
مت جانا..... اسے آنا ہو گا تو خود آجائے گا..... نہیں آنا ہو گا تو ساری غرتوں میں
کرتی رہ وہ تیرے گھر میں رہے گا لیکن تیرے پاس بھی واپس نہیں آئے گا۔
لاکھ روپے کی بات کی بی بی جی، لاکھ روپے کی۔

میڈم: ان کے مشورے پر عمل کریں اللہ کے واسطے، یہ بڑے تجربے کی بات کر رہی
ہیں۔

کاش تیرے اندر میرا دل ہوتا اور اس میں وہی آگ لگی ہوتی جو میرے دل میں لگی
ہے..... تو تون رات مشورے دے دے کر مجھے زخم کر دیتا۔

ناٹک: اتنا میں وعدہ کرتی ہوں کہ اگر سکندر صاحب یہاں آگئے تو میں انہیں گھر بھیج دوں
گی۔ لیکن اگر انہوں نے عاشی کو دل دے دیا ہے تو اس کے لوٹانے کا میں وعدہ
نہیں کر سکتی..... یہ میری مجبوری ہے۔

ناٹک: بہت بہت شکریہ جی!

ناٹک: بھر جلدی سے نایکہ کا ہاتھ چوتھی ہے۔ نایکہ اس کے سر کو چوم کر کہتی ہے:
خدا نے تجھے پرندوں جیسی آوازدی تھی..... کیا تجھے پرندوں جیسا دل نہیں دے
سکتا وہ؟ آزاد رہیں! کیوں مرد کا پھنڈا لگے میں ذلتی ہے..... کبھی اس ڈال پر بیٹھو،

کبھی اس پر..... باغ بھرا پڑا ہے، شاخوں سے۔
 ستارہ: آپ کو کیا پتہ میرے دل کو کیا ہو گیا!
 نائیکہ: اس دل کو نکال پھینک بیٹھ دفع کر..... دل کو ساتھ رکھ کر کون خوش رہ سکتا
 دنیا میں!

کٹ

سمین 21 آؤٹ ڈور دن

(ستارہ اور لطیف کراچی ائیر پورٹ پر اترتے ہیں۔)

کٹ

سمین 22 آؤٹ ڈور دن

(ائز کانٹی نیشنل کراچی میں ستارہ اور لطیف جیکی میں آتے ہیں۔ مین پورچ میں جیکی
 رکتی ہے۔ دونوں اترتے ہیں۔)

کٹ

سمین 23 ان ڈور دن

(ستارہ اور لطیف دونوں ہوٹل میں کاؤنٹر پر کمرہ لیتے ہیں۔)

کٹ

سین 24 آٹھ ڈور دن

(عاشی اور سکندر ایک چھوٹی سی کشی میں سوار سمندر کی سیر کر رہے ہیں۔)

کٹ

سین 25 ان ڈور رات

(ستارہ اور سکندر اپنے گھر کے بیڈ روم میں۔ ستارہ کا دل اور دماغ مجرور ہے۔ وہ ہر بات کا بہت بچھے انداز میں اظہار کرتی ہے۔ سوائے آخر میں جہاں وہ چیختی ہوئی بھاگتی ہے، سارے سین میں وہ Depressed ہے، البتہ سکندر کا رویہ چور اور چتر کا ہے۔)

نکلندر: (ناہیک سوٹ پہنے ڈرینگ نیبل کے سامنے کھڑا چہرے پر کریم لگا رہا ہے) جناب سات سلام ہیں تم آرٹسٹ لوگوں کو! ہم لوگ سوڈو ہیں، نقلي ہیں لیکن بہتر انسان ہیں۔ آپ کی تمام برادری خوف کی ماری ہوئی ہے..... آپ سب آدم خور پودے ہیں۔ کسی معصوم آدمی کو آپ کے قریب نہیں پھٹکنا چاہیے۔ کھاجائیں گے آپ دونوں میں اسے۔

ستارہ: تم کو کیا پتہ سکندر آرٹسٹ کس قدر ideals کی جلاش کرتا ہے۔ اس کا ہر آئینڈیل جب ثوٹتا ہے وہ خود مر جاتا ہے..... وہ تبدیلی کو کبھی قبول نہیں کرتا۔ جب وہ محبت کرتا ہے تو چاہتا ہے کہ محبت ابدی ہو جائے حالانکہ محبت تو بحری روکی مانند ہے..... اسے کئی جزیروں پر، کئی ساحلوں پر، کئی برا عظموں کے گرد سر پھٹکنا ہوتا ہے۔ جب وہ کسی خیال، کسی مشن، کسی نظریے کی گرفت میں آ جاتا ہے تو پھر اس کی ٹوٹ پھوٹ برداشت نہیں کر سکتا۔ کیا تم اتنی بات نہیں سمجھ سکتے سکندر! جس قدر زیادہ آرٹسٹ Idealistic ہوتا ہے اسی قدر اس کی موت زیادہ کربناک ہو گی۔

نکلندر: (جیسے اس نے کوئی بات نہیں سنی۔ وہ آرام سے پنگ پر لیٹتا ہے۔) شب بخیر!

(کمر موز لیتا ہے اور لا تلقی سے آنکھیں بند کرتا ہے۔)

ستارہ: (سکندر پر جھک کر اس کے پاس بیٹھتی ہے۔ اس کے آنسو بے اختیار سکندر کے چہرے پر گرتے ہیں۔) تم کو کیا پتہ آرٹسٹ کا دل تو کسی عبادت گاہ کی طرح ہوتا ہے۔ از میں ہر وقت ہر گھری عبادت ہوتی رہتی ہے..... کسی انسان کی پرستش، کسی نظر پر کی، کسی لگن کی..... کوئی دھن، کوئی بت، کوئی تصویر یہاں ضرور نہیں رہتی ہے تم بھی عجیب انسان ہو..... بغیر جو تے اتارے ہی عبادت گاہ میں چلے آئے ہو کچھ سزا سمجھ لیا ہوتا کہ تمہارے جو توں کے ساتھ کس قدر بر ساتی کیچڑ لگا ہے۔

سکندر: (نارا نصگی کے ساتھ ایک دم اٹھ کر) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں تھکا ہوا ہوں..... آپ کسی اور جگہ جا کر جو تے پاش نہیں کر سکتیں!

ستارہ: ایک دفعہ میری طرف دیکھو سکندر!

ستارہ: میں وہاں دیکھ کر کیا کروں گا؟ میرے لئے وہاں ہے کیا..... لعنتیں، اژمات، شکایتیں!

ستارہ: تمہاری آنکھوں میں تو بن کہے زخم مندل کر دینے کا اعجاز تھا سکندر!

سکندر: بس اب سو جائیں..... صبح آپ اپنے وکیل سے مل لیں۔

ستارہ: اب بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے سکندر!

سکندر: جو ہونا تھا، آپ کے میرے درمیان ہو چکا..... آپ مجھے دھمکیاں نہ دیں۔ محظما! آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ اب انڈسٹری میں میری بدنامی کرو سکتی ہیں اب لب صاحبہ، میری شہرت اتنی دور نکل گئی ہے کہ اب اسے بدنامی کی بریکیں نہیں روک سکتیں..... اور اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ میرے دکھرے پر دُبیوسر دل کے سامنے رورو کر اپنی مارکیٹ بحال کر لیں گی تو اس خیال میں بھی نہ رہیں۔ آپ کی جگہ کب کی پر ہو چکی ہے.....

ستارہ: یہ تم سے کس نے کہا سکندر کہ..... کہ میں..... دوبارہ انڈسٹری میں جانا چاہتا ہوں؟ وہ فیصلہ تو میں کبھی کا کر چکی۔

سکندر: آپ کو بہت گھمنڈ ہے اپنی آواز پر!

(دکھ سے کیا میرے اللہ..... یہ آواز بھی میری کیا دشمن ہوئی!
 (بیدم دوبارہ لیٹ کر) میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ میں بہت تھا ہوا ہوں.....
 گذناہست!

سنو سکندر!..... خدا کے لیے تھوڑی دیر کے لئے جھوٹ کہو..... مجھے کسی طرح
 یقین دلاو کہ یہ سب جھوٹ ہے..... تمہارے میرے درمیان کوئی نہیں آیا۔
 کوئی آہی، نہیں سکتا..... اور..... اگر بالغرض..... کوئی آیا ہے تو یقین رکھو کہ میں
 تمہیں معاف رہوں گی..... لیکن..... تم اس بات کا خیال رکھو خدا کے لئے کہ
 اس وقت میرے اندر..... دلوگ مر رہے ہیں..... ایک آرٹسٹ ہے جس کا
 آئندیں ملٹ رہا ہے، ایک عورت مرن کنارے پڑی ہے..... جس کی محبت کو
 قتل کر دیا گیا.....

تم چاہتی ہو کہ میں بغیر مجرم ہوئے ایک عگین جرم کا اعتراف کروں اور پھر
 تم کسی بادشاہ کی طرح..... فیاض بادشاہ کی طرح مجھے معاف کر دو..... اور
 اس معافی ملنے کی خوشی میں باقی ماندہ ساری زندگی میں تمہارے پاؤں دھو
 دھو کر پیوں۔

میں خود تمہارے پاس رحم طلب کرنے آئی ہوں سکندر..... سمجھنے کی کوشش تو
 کرو۔

مکندر: ستارہ صاحب! میں آپ کے ہر پھندے، ہر رمز سے آشنا ہوں۔ آپ احسان
 کرنا چاہتی ہیں، اور کر سکتی تھیں..... آپ لوگوں کو مہربانیوں سے باندھ کر اپنا
 غلام بناتا چاہتی تھیں..... کچھ لوگ ڈنڈے سے حکومت کرتے ہیں، کچھ آپ کی
 طرح زیادہ بے رحم اور جلا و صفت ہوتے ہیں..... تھکیاں، لوریاں دے کر مار
 گراتے ہیں۔

ستارہ: یہ کیسی آواز ہے..... یہ کیسا جنگل ہے سکندر جہاں صرف ہم دونوں ایک دوسرے کو
 شکار کر سکتے ہیں!

ستارہ: (پاس والے پنگ پر بیٹھ کر) جو میری چھوٹی ماں تھی ناں، وہ میرے ابا سے ڈرتی

تھی..... دراصل اسے اپنے اوپر اعتماد نہیں تھا۔

سکندر: (انھ کر) آپ گول مول باتیں نہ کریں۔ جو افواہیں آپ نے میرے متعلق ہیں تھیں، ان کو سن کر اور میرے تعاقب میں تجسس کی انگلی پکڑ کر آپ نے میرے اعتماد کو مجرد کیا ہے۔

ستارہ: تم اسے بحال کر سکتے ہو!

سکندر: یہ بتائیے کہ اس الماری میں جس قدر اخبار ہیں اور ان اخباروں میں جتنے کینڈل ہیں، کیا وہ سب حق تھے؟

ستارہ: (آنکھیں بند کر کے) ٹھیک ہے! ایسے ہی..... اسی طرح..... مجھے الزام دیتے رہوں لیکن محبت کے ساتھ۔ سکندر! میرے دل کے اندر کہیں چنانچہ گنی ہے، سو لوں سے نکالو ضرور لیکن آہستہ۔

سکندر: (اور طرف سے) میرے کان پک گئے ہیں سنتے سنتے! آپ لوگ گویے بہت بے ہوتے ہیں اور کبھی کسی کا جھوٹا نہیں کھاتے..... تو پھر آج آپ دل کھول کر نہیں گی؟

ستارہ: تمہیں کیا ہو گیا ہے سکندر؟

سکندر: میں آپ کے احسانات سے، آپ کی شیریں زبانی سے، آپ کی نیکیوں سے مگر آگیا ہوں۔ آپ وہ چنانی ہیں جو گلے پر فٹ نہیں آتی، صرف آنکھوں کے سامنے بیٹھی رہتی ہے۔

ستارہ: یہ بھی کیا قیامت ہے! ہر کھڑکی سے ایک ہی سامنظر نظر آتا ہے۔ سکندر: میں نے..... اس چنانی سے بھاگ کر..... زندگی کے بیس دن کھلی فضا میں ایک آزاد عورت کے ساتھ بسر کئے ہیں۔ کر لیجئے جو میرا کرنا ہے..... نکال دیجئے مجھے گھر سے اگر نکالنا ہے!

ستارہ: (دکھ سے) اب نکالنے کی میری باری نہیں ہے سکندر..... سکندر: لیکن آج سب حساب بے باک ہوں گے..... مہربانیوں کے، محبتیوں کے آپ کو بھی آج حق سننا پڑے گا۔

خدا کے لئے مجھ سے سچ نہ بولو سکندر..... میں اس کی متحمل نہیں ہو سکتی۔
 سارہ: سکندر!
 محترمہ! آپ ہی برداشت نہیں کرتی رہیں، میں نے بھی اپنے سینے پر صبر کی کافی
 سلیں رکھی تھیں۔

یا یامیرے اللہ! اب میں نے کیا کیا ہے؟
 سارہ: سکندر!
 آپ کا ماضی جس قدر گھاؤنا ہے، اس کی میں نے کبھی پرواہ نہیں کی لیکن..... بعد
 میں جو کچھ ہوتا رہا ہے، اس سے میں غالباً نہیں رہا..... میری سی آئی ڈی بھی کچھ
 کم کام نہیں کرتی۔

کیا کیا ہے میں نے سکندر؟
 سارہ: (اب سارہ میں نرمی کم ہوتی جاتی ہے۔)

باتی باتیں چھوڑو..... یہ افتخار صاحب کیوں آتے ہیں میری غیر موجودگی میں؟
 سکندر!

محترمہ! جو عورت کراچی کے ہوٹل میں ماشر لطیف کے ساتھ آسکتی ہے، اسے
 کسی اور پرالزام دھرنے کا کیا حق پہنچتا ہے؟
 سارہ: (برف کی طرح خندنی پڑ جاتی ہے) آہ!

ماشر لطیف سے تمہارا کیا رشتہ ہے میڈم؟ وہ تمہارے ساتھ کراچی کیوں گیا تھا؟
 میرے ہوتے ہوئے تم نے اس بڑھے پتلجی کو کیوں پسند کیا؟ بولو..... جواب دو!
 اس کالے سر کے ساتھ پرانا سنجوگ ہے نا؟

(ستارہ زور سے اپنے منہ پر طمانچہ مارتی ہے اور باہر کی طرف بھاگتی ہے۔)
 سارہ: (چیخ کر) ایسے نہیں ہو سکتا..... نہیں نہیں، ایسے نہیں ہو سکتا..... نہیں، ایسے
 نہیں ہو سکتا!

(وہ کمرے سے نکل جاتی ہے۔ رینگ پر جاتی ہے۔ پیچھے پیچھے سکندر ہے۔ ستارہ دیوانہ وار
 سکندر جملہ دہراتی میز ہیاں اترتی ہے۔ اس وقت افتخار سیز ہیاں چڑھ کر اوپر کی طرف آرہا
 ہے۔ دونوں درمیان میں ملتے ہیں۔ ستارہ ابھی تک ویسے ہی بولتی جا رہی ہے۔ افتخار سے
 دونوں بارزوؤں میں لیتا ہے۔ پیچھے سے سکندر کا اونچا تھہبہ آتا ہے۔)

سکندر: ... ہو سکتا ہے ہو سکتا ہے!

(افخار مجت سے ستارہ کو تھپلتا ہے۔ وہ افخار کی طرف چہرہ اٹھا کر قریباً سر گوشی میں کہی
ہے: ”نہیں نہیں، ایسے نہیں ہو سکتا۔“ افخار آہستہ آہستہ جیسے پچے کو تسلی دیتے ہوئے

کہتا ہے:

افخار: ہو سکتا ہے، ہو سکتا ہے بلکہ ہمیشہ ہوتا ہے!

قسط نمبر (7)

کردار

ستارہ
 افتخار
 سکندر
 ماسٹر فضلی
 ماسٹر طفیل
 آپار اشدا
 گنینہ
 عاصم
 غوری: فلم ڈائریکٹر
 عاشی
 سلیم: گنینہ کا ہونے والا دوہما
 اور افتخار کے ملازم میں

(سکرپٹ نمبر 6 میں جہاں ستارہ اپنے منہ پر طماقچہ مارتی ہے، وہاں سے سکرپٹ نمبر 7 شروع کیجئے اور جہاں وہ افخار کے بازوں میں جاتی ہے اور افخار کہتا ہے، ہو سکتا ہے، ہو سکتا ہے بلکہ ہمیشہ ہوتا ہے۔ بیہاں تک پچھلے سکرپٹ کا چک دکھائیے۔ اس کے بعد نیا سکرپٹ شروع ہوتا ہے۔)

سین 1 ان ڈور دن کا وقت

(ہو ٹھل کا کمرہ)

(ستارہ بیٹر پر بیٹھی ہے۔ اس کے کپڑے وہی ہونے چاہیں جو پچھلے سین میں تھے۔ وہ جیسے ساری رات نہیں سوئی۔ چوری چوری وہ ادھر ادھر دیکھتی ہے اور پھر انھ کر فون کے پاس پہنچتی ہے اور نمبر ملاتی ہے۔ افخار داخل ہوتا ہے۔ اس نے شلوار قیص اور اچکن پہن رکھی ہے۔ جس وقت ستارہ چوری فون ملا رہی ہے، وہ دروازے میں آکر کھڑا ہوتا ہے جیسے ستارہ کو داچ کر رہا ہو۔)

افخار: ستارہ! فون رکھ دو۔ کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (ستارہ فون رکھتی ہے) Keep it

Back

افخار: اس کو معلوم ہے تم میرے ساتھ ہو ٹھل میں آئی ہو۔ فون نمبر بھی وہ جانتا ہے۔ ایک بار اسے اجازت دو کہ وہ ایک مرد کی طرح تم سے محبت کرے۔ تم کسی کو چانس تو دو۔ خدا کے لیے کہ وہ تم سے پیار کر سکے۔

ستارہ: میں جانتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے افخار وہ مجھے کبھی فون نہیں کرے گا۔ وہ بہت حساس ہے۔

افخار: وہ حساس نہیں ہے، بد معاش ہے۔ کمینہ ہے۔

ستارہ: ہے حساس اور صرف حساس۔

افخار: نہیں ہے۔ حساس مرد چاہے لاکھ اپنی بیوی سے ناراض ہو، وہ اپنی بیوی کو کسی غیر